وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلاً مِمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو (لوگوں کو) خدا کی طرف بلائے اور اچھے
کام کرے اور کہے کہ میں بھی یقیناً (خدا کے) فرمانبردار بندوں میں سے ہوں

کتاب مستطاب

احسن الفوائد

فی

شرح العقائد

اصل رسالہ اعتقادیہ

از قلم حقیقت رقم

حضرت صدوق العلماء العاملین رئیس الفقہاء والمحدثین جناب
شیخ ابو جعفر محمد بن علی ابن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ القمی اعلی اللہ مقامہ

مترجم رسالہ

فاضل محقق مولانا سید منظور حسین بخاری مرحوم

شارح رسالہ

صدر المحققین سلطان المتکلمین سرکار علامہ آیت اللہ الشیخ محمد حسین النجفی مجتہد العصر والزمان مدظلہ

ناشر
منیجر مکتبۃ السبطین ۲۹۶ / ۹-بی سیٹلائٹ ٹاؤن بلاک بی سرگودھا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّن دَعَا إِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ

اور اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے کہ میں مسلمانوں میں سے ہوں

کتاب مستطاب

احسن الفوائد
فی
شرح العقائد

SIBTAIN

جس میں

تمام شیعہ عقائد و مسلمات کو قرآن کریم، احادیث معصومین اور عقل سلیم کی روشنی میں ثابت کیا گیا ہے اور دیگر فرق اسلام کے مقابلہ میں دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ سے شیعہ اصول و عقائد کی برتری واضح کی گئی ہے اور ہر موضوع پر ملاحدہ و منکرین کے جملہ شکوک و شبہات کو عقل و نقل اور قدیم و جدید علوم کی روشنی میں رد کیا گیا ہے

سرکار صدوق العلماء الصالحین رئیس الفقہاء والمحدثین حضرت شیخ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ القمی علیہ الرحمہ

سرکار صدر المحققین سلطان المتکلمین حجۃ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ محمد حسین صاحب قبلہ مد ظلہ العالی علی رؤس المؤمنین

۲۹۶-بی سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

ثنائی پریس بلاک نمبر ۱ سرگودھا

فون 7/1868

وفی کتابه عزّ وجلّ ما یحسبه الجاهل مختلفاً متناقضاً ولیس بمختلف ولا متناقض وذلك مثل قوله تعالیٰ فالیوم ننسٰهم کما نسوا لقاء یومهم هٰذا وقوله نسوا الله فنسیهم ثمّ یقول بعد ذلك وما کان ربّك نسیّا ومثل قوله عزّ وجلّ یوم یقوم الروح والملٰئکة صفّاً لا یتکلّمون الّا من اذن له الرحمٰن وقال صوابا ومثل قوله تعالیٰ ویوم

قرآن میں تناقض و تعارض نہ ہونے کا بیان

شیخ ابوجعفر علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ خداوند عالم کی کتاب مقدس میں بعض ایسی آیات بھی ہیں کہ جن کی نسبت جہال یہ خیال کرتے ہیں کہ ان میں باہم اختلاف و تعارض ہے حالانکہ ان میں کوئی اختلاف اور تناقض نہیں ہے بطور مثال یہاں چند آیات درج کی جاتی ہیں۔ خدا فرماتا ہے۔ پس آج کے دن ہم بھی ان کو ایسا ہی بھلا دیں گے جیسا کہ وہ اس دن کے آنے کو بھولے ہوئے ہیں۔ وہ خدا کو بھول گئے۔ اللہ نے ان کو بھلا دیا۔

ایک اور جگہ فرماتا ہے کہ تمہارے پروردگار کو نسیان نہیں ہوتا۔ ایک اور مقام پر فرماتا ہے۔ اس دن جس دن روح (جو جبرئیل سے بھی عظیم المرتبہ ہے) اور فرشتے صف بہ صف کھڑے ہوں گے مگر کوئی بات نہ کرے گا سوائے اس کے جسے خدائے رحمٰن اجازت دے گا اور وہ بات بھی ٹھیک کرے گا۔

SIBTAIN.COM

معلوم کرو۔ کیونکہ شبہات کے وقت توقف کرنا چاہ ہلاکت میں چھلانگ لگانے سے یقیناً بہتر و برتر ہے!!

(اصول کافی، تہذیب الاحکام وغیرہ)

جب دو حدیثوں میں تمام مرجحات برابر ہوں تو کیا کرنا چاہیے

جب کبھی ایسا اتفاق ہو کہ وہ حدیثیں مذکورہ بالا مرجحات میں بالکل مساوی ہوں تو اب کیا کرنا چاہیے؟ آیا انسان کو اختیار ہے کہ جس حدیث پر چاہے عمل کرے یا اسے توقف کرنا چاہیے؟ اس میں چند قول ہیں۔ چونکہ بعض روایات میں تخییر کا حکم وارد ہے اور بعض میں توقف و تاخیر کا اس لئے ان کے درمیان جمع کئی طرح کی گئی ہے اول یہ کہ فتویٰ دینے میں تو توقف کرے مگر مقام عمل میں وہ مخیر ہے۔ جس حدیث پر چاہے عمل کرے۔ دوم جب امام عالی مقام ظاہر ہوں اور ان کی خدمت میں رسائی ممکن ہو تو اس وقت توقف کا حکم ہے مگر جب صورت حال اس کے برعکس ہو۔ جیسے موجودہ زمانہ تو پھر تخییر ہے۔ سوم اگر وہ احادیث عبادات اور حقوق اللہ کے متعلق ہیں تو وہاں اختیار ہے لیکن اگر حقوق الناس کے بارے میں ہیں تو وہاں توقف کرنا چاہیے۔ چہارم یہ کہ اگر ان دو حدیثوں میں سے کسی ایک پر عمل کرنے میں مجبور ہے تو مخیر ہے اور اگر مجبور نہ ہو تو توقف کرنا چاہیے۔ ... اور توقف احتیاط ...

القیامة یکفر بعضکم ببعض ویلعن بعضکم بعضا وقوله تعالیٰ ان ذالک لحق تخاصم اهل النار ثم یقول لاتختصموا لدی وقد قدمت الیکم بالوعید وقوله الیوم نختم علی افواههم وتکلمنا ایدیهم وتشهد ارجلهم بما کانوا یکسبون وقوله وجوه یومئذ ناضرة الی ربها ناظرة ثم یقول عز وجل له۔

پھر فرماتا ہے قیامت کے دن تم ایک دوسرے کا انکار کروگے۔ اور ایک دوسرے کو لعنت کروگے بے شک یہ اہل جہنم کا آپس میں لڑنا جھگڑنا برحق ہے پھر خدائے تعالیٰ فرمائے گا کہ میرے حضور میں جھگڑا نہ کرو میں تمہاری طرف وعید و تہدید بذریعہ انبیاء و اوصیاء پہلے بھیج چکا تھا اور دوسرے مقام پر فرماتا ہے اس دن ہم ان کے منہ پر مہریں لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے کلام کریں گے اور ان کے پاؤں جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔ اس کی بابت گواہی دیں گے۔ ایک مقام پر فرماتا ہے۔ کچھ چہرے تو اس دن چمکتے دمکتے ہوں گے۔ اپنے پروردگار کی طرف دیکھتے ہوں گے۔

SIBTAIN.COM

ششم۔ یہ کہ جو حدیث مطابق احتیاط ہو اس پر عمل کرنا چاہیے۔ اگر بنظر غائر ان اقوال متفرقہ پر نگاہ ڈالی جائے تو پہلے اور دوسرے قول کا مآل و انجام ایک ہی ہے کیونکہ فتوے دینے میں توقف اور عمل کرنے میں احتیاط بزمانہ غیبت یا ان تک رسائی نہ ہو سکنے کی صورت میں ہی متصور ہو سکتا ہے ورنہ ان کی طرف اصل حقیقت معلوم کرنے کے لئے رجوع کرنا لازم و متحتم ہے۔ هذا القول لا یخلو من القوة والاخیر احوط والله العالم۔

تتمۂ مہمہ

قرآن مجید میں اختلاف کا نہ ہونا اس کے کلام اللہ ہونے کی بیّن دلیل ہے

یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ جھوٹے کے کلام میں ضرور اختلاف و تناقض ہوتا ہے اور سچے کے کلام میں اختلاف نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ خلاقِ عالم نے قرآن مجید کو اپنا کلام معجز نظام ہونے کا ایک بڑا معیار یہ بھی قرار دیا ہے کہ اس میں اختلاف نہیں ہے۔ چنانچہ ارشاد فرماتا ہے ولو کان من عند غیر الله لوجدوا فیه اختلافا کثیرا۔ اگر یہ قرآن غیر خدا کا کلام ہوتا تو اس میں ضرور اختلاف ہوتا۔ لیکن اس میں اختلاف کا نہ ہونا اس بات کی قطعی دلیل ہے کہ یہ خالق کلام کا کلام صداقت التیام ہے جو لوگ اس میں تضاد و تعارض کا گمان کرتے ہیں یہ ان کے عقل و ادراک کے قصور اور کج فہمی و کم اندیشی

تدركه الابصار وهو يدرك الابصار وهو اللطيف الخبير وقوله عزّ و جلّ ما كان لبشر ان يكلّمه الله الّا وحياً او من وراء حجاب فهو يقول وكلّم الله موسى تكليماً وقوله تم و ناديهما ربّهما الم انهكما عن تلكما الشجرة وقوله تعالى لا يعزب عنه مثقال ذرّة في السمٰوٰت ولا في الارض

دوسرے مقام پر فرماتا ہے نظریں ان کو نہیں پا سکتیں ہاں البتہ وہ بینائیوں کو پاتا ہے اور وہ باریک بین اور خبردار ہے۔ ایک جگہ فرماتا ہے کسی بشر کے لئے یہ روا نہیں ہے کہ اللہ اس سے بات کرے سوائے اس کے کہ وحی کے ذریعے ہو یا پس پردہ سے پھر فرماتا ہے موسیٰ سے خدا نے اس طرح کلام کیا جو کلام کرنے کا حق ہے۔ ان کے پروردگار نے پکار کر ان سے کہا کیا میں نے تم دونوں کو اس کا پھل کھانے سے منع نہیں کیا تھا۔ ایک مقام پر فرماتا ہے تمہارے پروردگار سے زمین و آسمان کی ذرہ بھر کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے۔

کا شعر و نتیجہ ہے جو بلا

وکم من عائب قولاً صحیحاً — وآفته من الفهم السقیم

کا مصداق ہے۔ جو لوگ خالق کلام کے کلام حقیقت ترجمان میں نقص و عیب نکالنے کی سعی لا حاصل کرتے ہیں وہ درحقیقت اپنی خباثت نفس، جہالت و ضلالت اور قلت علم و فہم کا اظہار کرتے ہیں۔ چنانچہ کتب سیر و تواریخ میں کئی ایک ایسی مثالیں ملتی ہیں کہ کئی کج باطن لوگوں نے اس قسم کی مذموم حرکتیں کیں مگر کبھی اپنے مقاصد مشؤمہ میں کامیاب نہ ہو سکے اور نہ ہی کچھ کر سکتے تھے جبکہ خالق اکبر خود اپنے کلام کا محافظ ہے۔ بلکہ

فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے — وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

نیز اس کا مقابلہ و معارضہ طاقت بشری سے مافوق ہے جیسا کہ قبل ازیں اس پر تبصرہ کیا جا چکا ہے:

ایک عجیب واقعہ

ان واقعات میں سے صرف ایک واقعہ یہاں پیش کیا جاتا ہے جو حضرت امام علی نقی علیہ السلام کے زمانہ کا ہے۔ ایک زندیق نے جو حقیقت علوم میں کامل دسترس رکھتا تھا، بنام تناقض القرآن ایک کتاب لکھنا شروع کی جس میں اس نے بزعم خود بعض آیات قرآنیہ میں اختلاف اور تناقض ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی تھی۔ جب امام علیہ السلام کو اس کی اس جسارت کا علم ہوا تو آپ نے اپنے اصحاب میں سے ایک شخص کو حکم دیا کہ تم جا کر اس زندیق کی شاگردی اختیار کرو اور اس کے ساتھ گہرے روابط پیدا کر کے اس کا اعتماد حاصل کرو اور جب وہ تم سے اچھی طرح مانوس ہو جائے تو اس سے یہ سوال کرنا کہ آیا یہ ممکن ہے کہ جو مطالب و معانی تم نے قرآن سے سمجھے ہیں وہ صحیح نہ ہوں اور خدا کا منشاء کچھ اور ہو؟ وہ فیلسوف ہے۔

ولا اصغر من ذلك ولا اكبر الا في كتاب مبين. ثم يقول الله تعالى ولا ينظر اليهم يوم القيامة ولا يزكيهم. ثم يقول كلا انهم عن ربهم يومئذ لمحجوبون. و مثل قوله تعالى أأمنتم من في السماء ان يخسف بكم الارض فاذا هي تمور. وقوله تعالى الرحمن على العرش استوى. ثم يقول وهو الله في السموات وفي الارض.

اور خدا اس سے بھی مخفی تر ہے مگر یہ روشن کتاب میں سب موجود ہے۔ دوسرے مقام پر فرماتا ہے قیامت کے دن خدا ان کی طرف نظر کرے گا نہ ان کو پاک کرے گا۔ دوسری جگہ فرماتا ہے کہ وہ لوگ اپنے پروردگار سے حجاب میں رہیں گے۔ ایک مقام پر فرماتا ہے۔ کیا تم اس سے بے خوف ہو گئے ہو، جو آسمان میں رہتا ہے کہ تم کو زمین میں دھنسا دے اور وہ زمین یکایک بھونچال میں آ جائے۔ خدا عرش پر غالب ہے۔ دوسرے مقام پر فرماتا ہے خدا آسمانوں میں بھی ہے اور زمین میں بھی۔ تمہارے صحیفوں کو میں جانتا ہے اور ظاہری حالت کو بھی اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ اس سے آگاہ ہے۔

یقیناً جواب اثبات میں دے گا جب وہ اس امر کا اقرار کر لے کہ ہاں ایسا ممکن ہے! تو پھر تم اس سے کہنا جب یہ ممکن ہے تو پھر تم یہ تناقض القرآن نامی کتاب تحریر کر کے اپنا وقت کیوں ضائع کرتے ہو کیونکہ ممکن ہے کہ خدا کا منشا کچھ اور ہو اور تم کچھ اور سمجھ رہے ہو؟ چنانچہ اس صحابی نے امام کی ہدایت کے مطابق عمل درآمد کیا۔ الغرض جب اس صحابی نے یہ آخری سوال کیا تو وہ زندیق خاموش ہو گیا اور گہری سوچ میں پڑ گیا۔ کچھ دیر کے بعد اٹھا اور جس قدر کتاب کے اجزاء لکھ چکا تھا ان کو پھاڑ ڈالا۔ زندیق نے اصرار کیا کہ بتاؤ تم نے یہ دلیل جمیل کہاں سے حاصل کی ہے۔ صحابی نے بہت کچھ لیت و لعل کے بعد اقرار کیا کہ حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے حاصل کی ہے یہ معلوم کر کے زندیق نے کہا واقعاً ایسے ہی بزرگوار ایسی دلیل قائم کر سکتے ہیں (احتجاج طبرسی) یہ تو خالق اکبر کا کلام ہے اگر لوگ اسے نہیں سمجھ سکتے تو یہ کوئی تعجب خیز بات نہیں ہے۔ انسان تو اس قدر کم علم و عقل واقع ہوا ہے کہ وہ اپنے ابنائے نوع اہل علم کے کلام کا صحیح مفہوم نہیں سمجھ سکتا۔ محقق عماد جناب میر سید محمد باقر داماد کے کلام پر ایک شخص اعتراض کرتا ہے۔ وہ جواب میں فرماتے ہیں۔ بفہمیدن کلام ما ہنر است نہ کردن اعتراض خود۔ تمہارے لئے ہمارے کلام کا سمجھنا ہنر اور کمال ہے نہ کہ ہمارے اوپر اعتراض کرنا (فی الحال مصرعہ) غالب اور اقبال کا کلام موجود ہے۔ بڑے بڑے ایم اے پاس بلکہ پی ایچ ڈی ان کے بعض اشعار کا صحیح مفہوم نہیں سمجھ سکتے بلکہ اپنی نا سمجھی سے ان اشعار کو ہی مہمل قرار دے دیتے ہیں حالانکہ عند التحقیق ان کا ایک شعر بھی مہمل نہیں۔ ان کے

فیعلم سرکم وجهرکم ویعلم ما تکسبون وقال ما یکون من نجوی ثلثة الا هو رابعهم ولا خمسة الا هو سادسهم ولا ادنی من ذالک ولا اکثر الا هو معهم اینما کانوا وقال عزوجل ونحن اقرب الیه من حبل الورید وقال الله تعالی هل ینظرون الا ان تاتیهم الملئکة او یاتی امر ربک۔

کسی راز میں تین شریک نہیں ہوتے کہ وہ خدا ان کا چوتھا نہ ہو اور پانچ شریک نہیں ہوتے کہ وہ ان کا چھٹا نہ ہو اور نہ اس سے کم ہوتے ہیں اور نہ اس سے زیادہ مگر یہ کہ جہاں کہیں بھی ہوں خدا ان کے پاس ہوتا ہے۔ نیز فرماتا ہے ہم اس کی شہ رگ حیات سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ اب کیا وہ اس کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا تمہارا رب آئے۔

SIBTAIN.COM

شارحین کلام کا باہمی اختلاف حقیقت تک عدم رسائی کی قطعی دلیل ہے۔ بس جب عام لوگ اپنے جیسے انسانوں کا کلام نہیں سمجھ سکتے تو خالق کلام کے کلام معجز نظام کا صحیح مفہوم سمجھنے کا کیونکر دعویٰ کر سکتے ہیں؟ اس قسم کی متعدد آیات کلام پاک کے اندر موجود ہیں جن کے متعلق زنادقہ و ملحدین اور بعض کوتاہ اندیش ظاہر بین لوگ باہمی تعارض و تباین کا زعم باطل کرتے ہیں۔ چنانچہ ان میں سے چند آیات کا حضرت مصنف علام نے ذکر کرکے ان کی توضیح و تاویل کے سلسلہ میں حضرت امیرالمومنینؑ کی اس طولانی حدیث شریف کا حوالہ دیا ہے جو کتاب التوحید اور کتاب احتجاج میں مذکور ہے۔ نیز اس سلسلہ میں ایک مستقل کتاب لکھنے کا ارادہ بھی ظاہر فرمایا ہے۔ نہ معلوم وہ اس مقصد میں کامیاب ہوئے یا نہ؟ بظاہر تو کسی ایسی کتاب کا نام ان کی تالیفات میں نہیں ملتا۔ واللہ العالم۔ بہرحال کرام ان آیات کی متکلمین و مفسرین نے بڑی تحقیقات و توضیحات فرمائی ہیں اور تضاد و تعارض والے شبہ کے بڑے کافی و مدلل جوابات دیئے ہیں جن کے لئے مبسوط کتب کلام و تفسیر کی طرف رجوع کیا جا سکتا ہے۔ ہم سردست اس سلسلہ میں حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کی حدیث شریف کے ترجمہ پر اکتفا کرتے ہیں۔ مخفی نہ رہے کہ یہ حدیث بہت طویل الذیل ہے جو کتاب التوحید مطبوعہ بمبئی کے قریباً دس صفحات تک پھیلی ہوئی ہے جس میں اس قرآن ناطق کی زبانی قرآن صامت کی بیسیوں ایسی آیات کا صحیح حل موجود ہے ہم بنظر اختصار اس کے صرف اس حصہ کا ترجمہ کرتے ہیں جو ان آیات کے متعلق ہے جو متن رسالہ میں مذکور ہیں۔

کلام امام علیہ السلام سے بعض مجمل آیات کا بیان

ایک آدمی نے حضرت امیرالمومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا امیرالمومنینؑ میں کتاب اللہ کی صداقت کے متعلق بعض شکوک و شبہات میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ ان کا ازالہ فرمائیں۔ آنجنابؑ نے دریافت